:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تقدیم

تمام تعریفیں اللہ کیلئے سزاوار ہیں اور صلوٰۃ وسلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر اور ہر اس شخص پر جو آپ کو محبوب بنائے۔

امابعد : عقیدہ توحید ہی وہ بنیاد ہے جس پر محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قائم ہے اور یہ بنیاد حقیقتاً تمام رسولوں کی جولاں گاہ ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّـٰغُوتَ ﴾ [النحل: ۱۶/ ۳۶]

''اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت (کی بندگی) سے بچو۔''

اس دعوت پر پختہ عزم' مختلف قسم کی بدعات واباطیل سے جنگ کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین میں سوچ بچار کرے اور شریعت اسلامیہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائے۔

اس امت کے اسلاف اپنے دین کے معاملے میں ہدایت پر تھے۔ کیونکہ ان کے اعمال بلکہ تمام تر معاملات قرآن کریم اور سنت مطہرہ کے مطابق ہوا کرتے تھے۔ پھر جب مسلمانوں کی اکثریت اپنے عقائد واعمال میں اس سیدھی راہ' یعنی کتاب وسنت کی راہ سے ہٹ گئی تو عقائد' مذاہب' سیاست اور احکام کے لحاظ سے ان کے کئی فرقے بن گئے۔ اس انحراف کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں بدعات' اباطیل اور شعبدہ بازی کو فروغ حاصل ہوا۔ جس سے اعدائے اسلام کو اسلام اور مسلمانوں پر طعنہ زنی کا موقع مل گیا۔

علمائے اسلام اپنی تالیفات میں ان نئی اور پرانی بدعات سے آگاہ کرتے رہے انہی اہم تالیفات میں سے ایک کتاب ''اقامۃ البراہین'' ہے جو سماحۃ العلام الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے تصنیف فرمائی یہ کتاب درج ذیل تین رسائل پر مشتمل ہے:

(۱): نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کا حکم

(۲): جنات سے استغاثہ ونذر ونیاز کا حکم

(۳): بدعیہ وشرکیہ وظائف واذکار کو معمول بنانے کا حکم

ریاست سعودی عرب' جو اس خطہ میں اسلامی دعوت کا جھنڈا سنبھالے ہوئے ہے' آپ کے سامنے یہ تینوں رسائل پیش کر رہی ہے تاکہ وہ بھی بدعات وخرافات کے خلاف جنگ میں حصہ لے کر۔ متوازن ثقافت اور اسلام کے حقیقی فہم کو بلند کر سکے۔

ہم اللہ بلند وبرتر سے دعا کرتے ہیں کہ ان رسائل سے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچائے

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

Islamic Research Centre Rawalpindi

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کا حکم؟

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں اور صلوٰۃ وسلام ہو اللہ کے رسول پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ہر اس شخص پر جو آپ کی شریعت سے ہدایت پائے۔

امابعد: ''مجتمع کویتی'' کے صحیفہ شمارہ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۹-۴-۱۳۹۰ھ میں في ذكرى المولد النبوى الشريف کے عنوان کے تحت چند اشعار شائع ہوئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ' اپنی امت کو سنبھالا دینے' اس کی مدد کرنے اور اس تفرقہ واختلاف سے نجات دلانے کے لئے کہے گئے تھے۔ یہ تفرقہ واختلاف اس امت میں پڑا جس کا نام کبھی آمنہ (امن والی) تھا ان اشارہ کردہ اشعار میں اسے چند قابل ذکر یہ ہیں:

اے اللہ کے رسول! اس جان کو سنبھالا دیجئے۔

جو جنگ کی آگ بھڑکا رہا ہے اور جو بھڑکائے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

اے اللہ کے رسول! اس امت کو سنبھالا دیجئے۔ جس کی رات کا سفر شک کے اندھیروں میں لمبا ہوگیا ہے۔

اے اللہ کے رسول! اس امت کو سنبھالا دیجئے۔

جس کی رونق' افسوس کی ہلاکتوں میں ختم ہوگئی ہے۔

تا آنکہ یوں کہا گیا:

اے اللہ کے رسول! اس امت کو سنبھالا دیجئے۔

جس کی رات کا سفر شک کے اندھیروں میں لمبا ہوگیا ہے۔

اس امت کی جلد مدد کیجئے جیسا کہ آپ نے بدر کے دن مدد کی جب اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ تو کمزوری شاندار فتح میں تبدیل ہوگئی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لشکر ایسے ہیں جنہیں تو دیکھ نہیں سکتا۔

(اللہ اکبر) تحریر کرنے والے نے اپنی نداء اور استغاثہ کو اس انداز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ جلد از جلد امت کی مدد کو پہنچیں اور اسے سنبھالا دیں۔ جیسے وہ اس بات کو بالکل بھولے ہوئے تھا یا اسے معلوم نہیں تھا کہ مدد تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا مخلوقات میں سے کسی کے بھی اختیار میں نہیں۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا:

﴿ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴾ [آل عمران : ۱۲۶/۳]

''اور مدد تو صرف اللہ غالب حکمت والے ہی کے پاس ہے۔'' نیز فرمایا:

﴿ اِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهٖ ﴾ [آل عمران :۱۶۰/۳]

''اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں رسوا کرے تو اور کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے۔''

یہ بات صریح نص سے معلوم ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ اس کی عبادت کریں۔ رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں تاکہ اس عبادت کی وضاحت کریں اور اس کی طرف دعوت دیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [الذاريات: ۵۶/۵۱]

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

عبادت کے لائق صرف ایک اللہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّـٰغُوتَ ﴾ [النحل:۱۶/۳۶]

''اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت (کی بندگی) سے بچو۔''

نیز فرمایا: ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴾ [الانبیاء:۲۱/۲۵]

''اور آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسے ہم یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ الٓر ۚ كِتَـٰبٌ أُحْكِمَتْ ءَايَـٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ، أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا اللهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَ بَشِيرٌ ﴾ [هود:۱۱/۱-۲]

''یہ عظیم کتاب ہے اس کی آیات کو محکم بنایا گیا ہے۔ پھر حکیم وخبیر کی طرف سے اسے مفصل بیان کیا گیا (وہ یہ) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یقیناً میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہوں۔''

ان محکم آیات میں اللہ سبحانہ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اس وحدہ لاشریک کی عبادت کریں۔ نیز اللہ کے رسولوں کو (ان پر صلوٰۃ وسلام ہو) اسی عبادت کا حکم دینے اور غیر اللہ کی عبادت سے روکنے کے لئے بھیجا۔ عبادت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے اوامر کو بجالانا اور اس کی نواہی سے اجتناب کرنا اور اسی کا نام اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیات میں انہی باتوں کا حکم دیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ [البینة ۹۸/۵]

''ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَ قَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ﴾ [بنی اسرائیل:۱۷/۲۳]

''تیرے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔''

اور فرمایا: ﴿ فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ، أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ﴾ [الزمر:۳۹/۲-۳]

''آپ اللہ ہی کی بندگی کریں دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔ خبردار! دین خالص اللہ ہی کا حق ہے۔''

اس مضمون کی بہت سی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خالصتاً اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے سوا انبیاء سمیت سب کی عبادت کو چھوڑنا ضروری ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دعا (پکار) عبادت کی اہم قسم بلکہ تمام اقسام کی جامع ہے۔ لہٰذا خالصتاً اللہ ہی کو پکارنا واجب ہے۔ کسی اور کو صفات الٰہی کے ساتھ پکارنا شرک ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَادْعُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴾ [المؤمن:۴۰/۱۴]

''اللہ ہی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لئے خالص کر کے، خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی ناگوار ہو''۔

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غیراللہ سے دعا کی ممانعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَأَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا ﴾ [الجن: ۱۸/۸۲]

''اور مسجدیں اللہ ہی کیلئے ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کومت پکارو۔''

یہ آیت انبیاء سمیت تمام مخلوقات کو جامع ہے۔ کیونکہ ''احد'' کا لفظ نکرہ ہے اور نہی کے سیاق میں ہے۔ گویا وہ اللہ سبحانہ کے سوا ہر ایک چیز کو عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ﴾ [یونس: ۱۰۶/۱۰]

''اللہ کے سوا کسی ایسی ہستی کو نہ پکارو جو تجھے فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔''

یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ نے آپ کو شرک سے محفوظ رکھا ہے۔ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ اس سے دوسروں کو متنبہ کیا جائے۔ اسی آیت کے آخر میں فرمایا:

﴿ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [یونس: ۱۰۶/۱۰]

''اگر آپ نے (شرک) کیا تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔''

جب آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے سردار کو شرک سے خبردار کیا گیا ہے جبکہ وہ امام الموحدین ہیں تو دوسروں کے لئے شرک کیوں کر جائز ہوگا۔ ظلم کا لفظ جب مطلقاً آئے تو اس سے مراد ''شرک اکبر'' ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿ وَالْكٰفِرُونَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴾ [البقرة: ۲۵۴/۲]

''اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

شرک --- سب سے بڑا گناہ ہے

فرمان الٰہی ہے: ﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ [لقمان: ۱۳/۳۱]

''بلاشبہ شرک ہی بڑا ظلم ہے۔''

لہٰذا ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا' فوت شدہ شخصیات سمیت' بتوں' درختوں اور دیگر مخلوقات میں سے کسی کو پکارنا اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے یہ اس عبادت کے منافی ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جنات اور انسانوں کو پیدا کیا۔ اس بات کی وضاحت کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کے لئے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں یہی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا معنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اس کے سوا تمام معبودوں (خواہ وہ کسی بھی صورت میں ہوں) کی نفی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبٰطِلُ ﴾ [لقمان: ۳۰/۳۱]

''یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور اس کے سوا جس کو بھی یہ لوگ پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔''

یہی بات دین کی اصل اور ملت کی بنیاد ہے اور اس اصل کی صحت کے بعد ہی کوئی عبادت صحیح ہو سکتی ہے۔

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شرک کی تباہی

شرک اس قدر خطرناک اور مہلک ہے کہ یہ تمام اعمال کو تباہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی موجودگی میں کوئی بھی عمل قبول نہیں کرتا۔ فیصلہ ربانی ہے:

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ اِلَيکَ وَاِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ أَشْرَکْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِيْنَ ﴾ [الزمر]

''آپ اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف یہی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور آپ زیاں کاروں سے ہو جائیں گے۔''

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَلَو أَشْرَکُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا کَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ [الأنعام: ٦/٨٨]

''اور اگر وہ (انبیاء) شرک کرتے تو ان کے بھی سب اعمال برباد ہو جاتے۔''

دین اسلام کی بنیاد دو اصولوں پر ہے ایک یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے دوسرا یہ کہ عبادت' اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق کی جائے اور اس شہادت '' لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ '' کا بھی یہی معنی ہے۔ لہٰذا جو شخص مُردوں کو پکارے خواہ ان کی حیثیت کچھ بھی ہو یا بتوں' درختوں' پتھروں اور ان کے علاوہ مخلوقات میں سے کسی کو پکارے' ان سے فریاد کرے' قربانیوں اور نذرانوں کے ذریعے تقرب چاہے' ان کے لئے نماز گزارے یا سجدہ کرے تو بلا شبہ اس نے اللہ کے سوا انہیں رب بنا لیا اور اللہ سبحانہ کا شریک ٹھہرایا یہ پہلے اصول کے برعکس اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی کے منافی ہے۔ جیسے کوئی شخص دین میں کوئی نیا کام کرے جو کتاب اللہ سے ثابت ہے نہ سنت رسول اللہ سے' تو اس مُحَمّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شہادت کے معنی متحقق نہیں ہوئے۔

بدعت کی تباہی

بدعی امور کی اللہ کے ہاں کچھ بھی حیثیت نہیں خواہ وہ ظاہری طور پر کتنے ہی اچھے معلوم ہوتے ہوں اور انہیں بجالانے میں کتنی ہی مشقت کیوں نہ برداشت کی گئی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَدِمْنَا اِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰـهُ هَبَآءً مَّنْثُورًا ﴾ [الفرقان: ٢٥/ ٢٣]

''اور جو کچھ بھی ان کا کیا دھرا ہے اسے لے کر ہم غبار کی طرح اڑا دیں گے۔''

یہ اعمال اس شخص کے ہوں گے جو اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کی حالت میں مرا ہو' یا اس کے اعمال ایسی بدعات و خرافات پر مشتمل ہوں جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی وہ قیامت کے دن اڑتا ہوا غبار بن جائیں گے کیونکہ یہ اعمال شریعت مطہرہ کے موافق نہ تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (بخاری ومسلم)

''جس نے ہماری اس شریعت میں کسی بات کا اضافہ کیا جو اس میں نہ تھی تو وہ (نئی بات) مردود ہو گی۔''

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ مراسلہ نگار اپنی فریاد اور دعا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور رب العالمین سے اعراض کیا جس کے قبضۂ قدرت میں مدد نفع اور نقصان ہے جو کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑا ظلم اور شرک اکبر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے سے دعا کرنے کا حکم دیا اور یہ وعدہ کیا ہے کہ جو اسے پکارے گا' وہ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور یہ وعید بھی سنادی کہ جو شخص اس بات (دعا) سے تکبر کرے گا وہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

دعا نہ مانگنا' تکبر ہے

ارشاد ربانی ہے: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾

''تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' [المؤمن: ۴۰/۶۰]

اس آیت میں دَاخِرِيْن کا معنی ہے ''بہت ذلیل'' یہ آیت کریمہ اس بار پر دلیل کرتی ہے کہ دعا ہی عبادت ہے۔ نیز اس بات پر بھی کہ جو شخص اس سے تکبر کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ تو اس شخص کا حال ہے جو اللہ سے دعا کرنے سے اعراض (تکبر) کرے۔ اب جو شخص دعا ہی کسی دوسرے سے کرے اور اللہ سے اعراض کرے اس کا کیا حال ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ قریب' دعا قبول کرنے والا' ہر چیز کا مالک اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ دعاؤں کا سنتا اور قبول کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴾ [البقرة : ۲/ ۱۸۶]

''جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتلا دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں۔ جب بھی مجھے کوئی پکارنے والا پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں' لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ راہ ہدایت پر آئیں۔''

دعا عبادت ہے جو اللہ کا حق ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدعا هو العبادة . (أبو داؤد الترمذی)

''دعا ہی عبادت ہے''

اور آپ نے اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله . [الترمذی]

''اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کر' اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر تو اس کو سامنے پائے گا جب تو (کسی چیز کا) سوال کرے تو اللہ سے سوال کر۔ اور جب تو (کسی معاملے میں) مدد مانگے' تو اللہ سے مدد مانگ۔''

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غیر اللہ سے دعا کا انجام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

من مات وهو يدعو لله ندا دخل النار . [بخاری]

''جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنا کر پکارتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔''

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ''سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟'' تو آپ نے فرمایا:

أن تجعل لله نداً وهو خلقك . ''یہ کہ تو کسی کو اللہ کا شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' [بخاری ومسلم]

''نـــد'' کا معنی ''نظیر اور مثیل'' ہے لہٰذا جو شخص اللہ کے سوا کسی کو پکارے اس سے فریاد کرے' اسے نذرانہ پیش کرے' اس کے لئے قربانی کرے یا عبادت کی کوئی بھی قسم اس کے لئے بجالائے تو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کا مدمقابل ٹھہراتا ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جسے شریک بنایا جارہا ہے وہ کوئی نبی' ولی' فرشتہ' جن' بت' یا مخلوقات میں سے کوئی چیز ہو شرک کی قباحت ایک ہی ہے یعنی حرام۔ البتہ کسی زندہ حاضر شخص سے کسی ایسی چیز کا سوال کرنا یا اس سے مدد چاہنا جس کے ظاہری اسباب موجود ہوں اور وہ اس پر قادر بھی ہو تو یہ شرک نہیں بلکہ یہ تو عام سی بات ہے جو انسانوں کے معمولات میں سے ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاسْتَغٰثَهُ الَّذِی مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِی مِنْ عَدُوِّهٖ ﴾ [بخاری ومسلم]

''تو جو شخص موسیٰ علیہ السلام کے گروہ سے تھا اس نے اپنے دشمن فریق کے آدمی پر موسیٰ علیہ السلام سے فریاد طلب کی۔''

جیسے انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ایسے امور پر تعاون حاصل کرتا ہے جو لوگوں کو پیش آتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کی مدد کے محتاج ہوتے ہیں۔

فائدے اور نقصان کا مالک' صرف اللہ رب خالق

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ وہ کسی کے نفع ونقصان کے مالک نہیں۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوا رَبِّی وَلَا اُشْرِکُ بِهٖٓ اَحَدًا ، قُلْ اِنِّی لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴾ [الجن : ۷۲/۲۰-۲۱]

''آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نقصان کا مالک ہوں نہ بھلائی کا۔''

نیز فرمایا: ﴿ قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِی نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ، وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴾ [الاعراف ۷/۱۸۸]

''(اے نبی ان سے) کہو کہ میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا' اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ان لوگوں کو خبردار کرنے اور خوشخبری سنانے والا ہوں جو ایمان لاتے ہیں۔''

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے سوا کسی کو پکارتے تھے نہ کسی سے فریاد کرتے تھے۔ آپ نے بدر کے دن اللہ ہی سے فریاد کی اور دشمن کے مقابلہ میں مدد چاہی اور اس معاملہ میں بہت گریہ زاری کی۔ آپ فرماتے تھے۔

''اے میرے پروردگار جو آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ پورا فرمایئے۔'' تا آنکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''اے اللہ کے رسول! اللہ آپ کو کافی ہے اس نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کرے گا۔''

اللہ کی مدد باعث مسرت واطمینان ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ، وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ [الأنفال : ۸/ ۹-۱۰]

''جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ میں تمہاری، پے در پے آنے والے ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا۔ اور اللہ نے یہ کام صرف تمہاری خوشخبری اور تمہارے دلوں کو تسلی دینے کیلئے کیا اور مدد تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ بلاشبہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے استغاثہ کا ذکر کر کے بتلایا ہے کہ اس نے فرشتوں کو بھیج کر ان کی فریاد کو قبول فرمایا۔ یہ وضاحت بھی فرمائی کہ یہ امداد فرشتوں کی طرف سے نہ تھی بلکہ یہ امداد اللہ کی طرف سے فتح کی خوشخبری اور ان کے دلوں کو مطمئن کرنے کی غرض سے تھی۔

اس کی مزید وضاحت کے لئے فرمایا: ﴿ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴾ [الأنفال:۸/ ۱۰]

''مدد صرف اللہ کی طرف سے تھی۔'' نیز فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ [آل عمران : ۳/ ۱۲۳]

''اور اللہ نے بدر کے مقام پر تمہاری مدد کی جبکہ تم کمزور تھے لہٰذا اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر کرو۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی کہ بدر کے دن اللہ ہی ان کا مددگار تھا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو اسلحہ، قوت اور فرشتوں نے جو مدد دی تھی، یہ سب کچھ خوشخبری اور اطمینان کے اسباب تھے، بذات خود مدد نہ تھے۔ بلکہ مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے تھی۔ اس مراسلہ نگار یا کسی دوسرے کے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی فریاد اور مدد کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو اور اللہ رب العالمین سے اعراض کرے جو ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

بلاشبہ یہ بدترین جہالت اور بہت بڑا شرک ہے۔ لہٰذا اس مراسلہ نگار پر واجب ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اس سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں ان پر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق سمجھتے ہوئے، خالص اسی کا بندۂ موحد بن کر، اس کے حکم کو بجالاتے ہوئے اور اس کی نہی سے بچتے ہوئے آئندہ کبھی بھی ایسا کام نہ کرنے کا پختہ عہد کرے۔ یہی سچی توبہ ہے اور معاملہ اگر مخلوق کے حق کا ہو تو توبہ میں ایک چوتھی بات بھی ضروری ہے کہ مستحق کو اس کا حق واپس کرے یا اس سے یہ حق معاف کروائے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے اور ان سے توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

توبہ گناہوں کومٹادیتی ہے

ارشادربانی ہے: ﴿ وَتُوبُوا اِلَی اللهِ جَمِیْعًا أَیُّـهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [النور ۳۴/ ۳۱]

''اے ایماندارو! سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔'' نیز فرمایا:

﴿ أَفَلَا یَتُوبُونَ اِلَی اللهِ وَیَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ ﴾ [المائدۃ : ۸۴]

''پھر کیا وہ اللہ کی طرف رجوع (توبہ) نہیں کرتے اور اس سے بخشش نہیں مانگتے؟ اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

اپنے محبوب بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ وَالَّـذِیْنَ لَا یَدْعُونَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا ءَ اخَرَ وَلَا یَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِـالْـحَقِّ وَلَا یَـزْنُـونَ وَمَـنْ یَـفْـعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ أَثَامًا ، یُضٰعَفُ لَهُ العَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰـمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهِ مُهَانًا ، اِلَّا مَنْ تَابَ وَءَ امَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰـلِحًا فَأُولٰـئِکَ یُبَدِّلُ اللهُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنٰـتٍ وَکَانَ اللهُ غَفُورًا رَّحِیْمًا ﴾ [الفرقان ۲۵/ ۶۸–۷۰]

اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے نہ ہی کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے قتل کرنا اللہ نے منع کر دیا ہو مگر وہ حق کے ساتھ ہو اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے اسے اس کے گناہ کا بدلہ مل کے رہے گا۔ قیامت کے دن اس کیلئے عذاب دوگنا کیا جائے گا وہ ذلیل ہو کر ہمیشہ اس میں رہے گا، مگر جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

اور یہ خوشخبری بھی سنائی : ﴿ وَهُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَـةَ عَنْ عِبَادِهِ وَیَعْفُوا عَنِ السَّیِّئَاتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴾ [الشوری]

''وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور برائیاں معاف کر دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ جانتا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

الاسلام یهدم ما کان قبله والتوبة تجب ما کان قبلها. (مسلم)

''اسلام (حالت کفر کے) تمام گناہوں کو منہدم کر دیتا ہے اور توبہ سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔''

شرک کے بہت بڑا گناہ ہونے، اس تحریر (جس کا جواب دیا جا رہا ہے) سے پیدا ہونے والے دھوکہ کے خوف، اللہ اور اس کے بندوں سے خیر خواہی کے جذبہ کی وجہ سے میں نے یہ مختصر مگر جامع رسالہ تصنیف کیا ہے اور میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے مفید بنائے۔ ہمارے اور سب مسلمانوں کے احوال کو درست کرے اور دین کی سمجھ عطا فرما کر ہم سب پر احسان فرمائے، ہمیں اس پر ثابت قدم رکھے۔ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفس کی برائیوں اور بداعمالیوں سے اپنی پناہ میں رکھے وہ اس بات کا کارساز اور اس پر قادر ہے۔

وصلی اللہ وسلم وبارک علیٰ عبده ورسوله نبیّنا محمدا وآله و صحبه.

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جنات سے استغاثہ ونذر ونیاز کا حکم

یہ رسالہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کی طرف ہے جو اسے دیکھے (پڑھے)' اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اپنے دین سے تمسک اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد! بعض بھائیوں نے مجھ سے کچھ ایسے امور کے متعلق دریافت کیا ہے جنہیں بعض لوگ لاعلمی کی بناء پر کرتے ہیں۔

جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارنا اور مشکل اوقات میں ان سے معاونت چاہنا' جنات کو پکارنا' ان سے فریاد کرنا' ان کے لئے نذریں اور قربانی دینا اور اسی طرح کے دوسرے کام کرنا جن میں سے ایک کام یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں ''یا سبعة خذوه ''جس سے ان کی مراد ''جنات کے سات رئیس'' ہیں۔ یعنی اے سات سرداروں! یہ کام کرو' اس کی ہڈیاں توڑ دو' اس کا خون پی لو' اس کا بہروپ بھرو بعض لوگ اس طرح کہتے ہیں: '' يَا جِنَّ الظَّهِيرَةِ يَا جِنَّ العَصْرِ '' ''اے وقت ظہر کے جن اور اے وقت عصر کے جن' فلاں کو پکڑ لو'

یہ بات بعض جنوبی ممالک میں پائی جاتی ہے اور جو باتیں اس معاملہ سے متشابہ ہیں وہ ہے مردوں کو پکارنا' خواہ وہ انبیاء ہوں یا صالحین' فرشتوں کو پکارنا اور ان سے فریاد کرنا اور ان جیسے دوسرے کام اکثر ایسے ممالک میں واقع ہو رہے ہیں جہاں جہالت ہے۔ ایسی پکار (مدد) کہ سلسلہ میں بسا اوقات بعض لوگ آرام سے یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ ایسے اقوال ہماری زبانوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ ہم ان کا قصد کرتے ہیں نہ ہی ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مجھ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ جو لوگ ان اعمال میں مصروف ہوں ان سے رشتہ کرنے' کرانے' ان کی قربانی' ان پر نماز جنازہ پڑھنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ غیب کی خبریں بتلانے والے لوگوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ محض مریض کے کپڑوں (پگڑی' پاجامہ اور ڈوپٹہ وغیرہ) کو دیکھ کر ہی مرض اور اس کے اسباب کا پتہ لگا سکتا ہے' ایسے لوگوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں اور صلوٰۃ وسلام ہو اس ہستی پر جن کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں' آپ کی آل' اصحاب اور ان سب لوگوں پر جو تا روز قیامت ان کی راہ پر چلیں۔

امابعد: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے جنات اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ اس کی عبادت کریں' صرف اسی سے دعا اور فریاد کریں۔ قربانی' نذر و نیاز اور باقی سب عبادات اسی کے لئے بجالائیں۔ اسی غرض سے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے اور انہیں ان ہی باتوں کا حکم دیا۔ نیز آسمانی کتابیں نازل فرمائیں جن میں سب سے بڑی کتاب قرآن کریم ہے۔ جو اسی چیز کی وضاحت کرتی' اس کی طرف دعوت دیتی اور لوگوں کو اللہ کے ساتھ شرک اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کرتی ہے۔ یہی بات اصل الاصول اور دین وملت کی اساس ہے اور یہی لا الہ الا اللہ کی شہادت کا مفہوم ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ گویا یہ کلمہ غیر اللہ کی نفی کرتا اور باقی سب مخلوقات کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت ثابت کرتا ہے (اور یہی اللہ کی عبادت ہے) اور کتاب وسنت سے اس پر بے شمار دلائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ [الذاريات ٥٦/٥١]

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

’’میں نے جنات اورانسانوں کوصرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔‘‘ دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ ﴾ [بنی اسرائیل : ۲۳/۱۷]

’’تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔‘‘

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ﴾ [البینة : ۵/۹۸]

’’اورانہیں حکم تو یہی دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔‘‘

نیز فرمایا: ﴿ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴾

’’تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا جولوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔‘‘ [المؤمن : ۶۰/۴۰]

اورمزید یہ فرمایا: ﴿ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴾ [البقرة : ۱۸۶/۲]

’’جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔لہٰذا انہیں چاہئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں شائد کہ وہ راہ راست پالیں۔‘‘

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی کہ اس نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ فیصلہ کردیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔اللہ سبحانہ نے قرآن کی محکم آیات اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ذریعے اپنے بندوں کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور یہ بھی وضاحت فرمادی کہ دعا بہت بڑی عبادت ہے جو اس سے اعراض کرے گا آگ میں داخل ہوگا اور اپنے بندوں کو یہ حکم دیا کہ وہ صرف اسی کو پکاریں اور بتلایا کہ وہ قریب ہے‘ ان کی دعاؤں‘ التجاؤں کو سن کر حاجتیں پوری کرتا ہے لہٰذا تمام بندوں پر واجب ہے کہ صرف اسی کو پکاریں کیونکہ دعا اور فریاد عبادت کی ان اقسام میں سے ہے جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا اور اس کا حکم دیا گیا۔

سب کچھ اللہ کے لئے

حکم ربانی ہے: ﴿ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ، لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴾ [الانعام : ۱۶۲/۶–۱۶۳]

’’آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز‘ میری قربانی‘ میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں‘ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا فرمانبردار ہوں۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بتلادیں کہ میری نماز‘ میری قربانی‘ میری زندگی اور میری موت سب کچھ اس اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں یعنی جس نے غیر اللہ کے لئے قربانی کی اس نے اللہ کے ساتھ ایسے ہی شرک کیا جیسے غیر اللہ کے لئے نماز ادا کی۔اس لئے کہ اللہ سبحانہ نے نماز اور قربانی کا اکٹھا ذکر کیا اور یہ بتلادیا کہ یہ دونوں چیزیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں جس کا کوئی

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شریک نہیں لہٰذا جس شخص نے غیر اللہ مثلاً جنات‘ فرشتوں‘ مُردوں یا کسی دوسرے کے لئے قربانی کی تاکہ وہ اس کے ذریعے اس کا قرب حاصل کرے وہ ایسے ہی ہے جیسے اس غیر اللہ کے لئے نماز پڑھی اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ . ’’اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لئے قربانی کرے۔‘‘ (بخاری)

امام احمد نے حسن سند سے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے‘ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’دو آدمی ایک ایسی قوم پر گزرے جن کا ایک بت تھا ان کا یہ دستور تھا کہ جب تک کوئی راہ گیر یا مسافر اس کے لئے کسی چیز کی قربانی نہ دیتا وہ اسے گزرنے نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا کچھ قربانی کر۔ اس نے جواب دیا‘ میرے پاس قربانی کرنے کو کچھ چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قربانی دو‘ خواہ ایک مکھی کی ہو‘ چنانچہ اس نے مکھی کی قربانی دی تو ان لوگوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور یہ شخص جہنم میں داخل ہوا۔ پھر انہوں نے دوسرے سے بھی کہا کہ قربانی کر‘ وہ کہنے لگا میں تو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے کچھ بھی قربانی نہ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی گردن اڑا دی اور یہ شخص جنت میں داخل ہوا اب دیکھئے اگر ایک شخص بت کے تقرب کے لئے ایک مکھی جیسی حقیر چیز کی قربانی دینے سے ایسا مشرک ہو جاتا ہے کہ دوزخ میں داخل ہونے کا مستحق قرار پائے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو جنات‘ فرشتوں اور اولیاء کو پکارتا ہو۔ ان سے فریاد کرتا ہو اور ان سے تقرب کے لئے اس امید پر قربانی کرتا ہو کہ وہ اس کے مال کی حفاظت کریں گے یا اس کے مریض کو شفا دیں گے یا اس کے جانور اور کھیتی کو سلامت رکھیں گے۔ یا یہ کام جنات کے شر وغیرہ سے ڈرتے ہوئے کرتا ہو تو یہ شخص اور اس طرح کے دوسرے لوگ اس شخص کی نسبت (جس نے بت کے لئے مکھی کی قربانی دی تھی) مشرک ہونے یا دوزخ میں داخل ہونے کے بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں۔

وسیلے سے قرب الٰہی کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ ، أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أُوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُم إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُم فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴾ [الزمر: ۳۹/۲-۳]

’’لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو‘ دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے خبردار‘ دین خالص اللہ کا حق ہے‘ رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھیں ہیں (اور اپنے اس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں‘ اللہ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکر حق ہو۔‘‘

دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ وضاحت فرمائی:

فرمان الٰہی ہے: ﴿ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰـؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِندَاللهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ [یونس: ۱۰/۱۸]

’’یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہمارے سفارشی ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہو کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں‘ پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے اس شرک

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ مشرکوں نے اللہ کو چھوڑ کر مخلوق میں سے دوسروں کو کارساز بنا رکھا ہے جو ان کی دعا' خوف' امید 'نذر اور قربانی وغیرہ کے ذریعے عبادت کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ انہیں اللہ کے نزدیک کر سکتے ہیں اور اس کے ہاں ان کی سفارش کر سکتے ہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں جھوٹا قرار دیا اور ان کے اس باطل عقیدے کی وضاحت فرمائی اور انہیں جھوٹے کفار' اور مشرکین کا نام دیا نیز اپنی ذات کو ان کے شرک سے منزہ فرمایا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴾ [یونس: ۱۰/ ۱۸]

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔''

اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص کسی فرشتہ یا نبی' جن' درخت یا پتھر کو کارساز سمجھتا ہے اور اسے اللہ کے ساتھ پکارتا ہے اس سے فریاد کرتا ہے اور نذر و نیاز کے ذریعے اس کا تقرب چاہتا ہے۔ اللہ کے ہاں اس کی شفاعت اور تقرب کی امید رکھتا ہے۔ یا مریض کی شفا' مال کی حفاظت' یا ایسی ہی کوئی دوسری امید رکھتا ہے وہ اس بڑے شرک اور سخت مصیبت میں مبتلا ہو گیا۔

شرک نا قابل معافی جرم

فرمان الٰہی ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَكَ بِهٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَمَنۡ یُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیۡدًا ﴾ [النساء: ۴/ ۱۱۶]

''اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔ وہ باقی گناہوں میں سے جسے چاہے بخش دے گا اور جس شخص نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا اس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔''

نیز فرمایا: ﴿ اِنَّهٗ مَنۡ یُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ الۡجَنَّةَ وَمَاۡوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴾ [المائدة ۵/ ۸۲]

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے' اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق

شفاعت تو قیامت کے دن صرف اہل توحید و اخلاص کو نصیب ہوگی' اہل شرک کو نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جواب دیا جس نے پوچھا تھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا:

من قال لا اله الا الله خالصا من قلبه . ''جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا۔'' (احمد)

نیز آپ نے فرمایا: لكل نبى دعوة مستجابة فتعجّل كل نبى دعوته وأنا اختبات دعوتى شفاعة لأمتى يوم القيامة فهى نائلة ان شاء الله من مات من امتى لا يشرك بالله شيئا .

''ہر نبی کے لئے ایک دعائے مستجاب ہے اور ہر نبی اپنی اپنی دعا کر چکا میں نے یہ دعا روز قیامت اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو میری یہ دعا امت کے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔''

(مسلم)

پہلے مشرکین یہ ایمان رکھتے تھے کہ اللہ ہی ان کا پروردگار اور خالق ورازق ہے۔ البتہ انہوں نے انبیاء اولیاء فرشتوں، درختوں اور پتھروں سے امید وابستہ کررکھی تھی کہ وہ اللہ کے ہاں ان کی سفارش کریں گے اور اللہ کے قریب کردیں گے جیسا کہ پہلی آیات میں یہ مضمون گزر چکا ہے۔ لیکن ان کا یہ عذر اللہ تعالیٰ قبول کرے گا نہ اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں ان پر گرفت فرمائی اور انہیں، کفار اور مشرکین کا نام دیا اور ان کے اس گمان باطل کو جھوٹا قرار دیا کہ ان کے یہ معبودان کی شفاعت کریں گے اور انہیں اللہ کے قریب کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی شرک کی وجہ سے ان لوگوں سے متعدد غزوات لڑیں تا آنکہ عبادت کو عملاً صرف اللہ کے لئے خالص بنادیا۔

مشرکین سے قتال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَ قَـٰتِلُوا حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ﴾ [الأنفال:۸/۳۹]

''ان سے جنگ کرو تا آنکہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ ہی کے لئے ہوجائے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا أن لااله الاالله وأن محمدا رسول الله ویقیموا الصلاة ویؤتوا الزكاة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماء هم وأموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله . (ابن ماجه)

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے لوگوں سے جنگ کروں تا آنکہ وہ یہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر جب وہ یہ کام کرنے لگیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کرلئے، مگر جو کچھ اللہ کا حق ہو اور ان کا حساب تو اللہ کے ذمہ ہے۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان **حتی یشهدوا أن لااله الاالله** کا معنی یہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا ہر چیز کو چھوڑ کر عبادت کو اسی کے لئے خاص کریں تا کہ ان کے مال اور جان محفوظ رہ سکیں۔

جنات سے دوستی کے نتائج

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الانسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴾ [الجن: ۷۲/۶]

''یہ کہ کچھ لوگ بعض جنات کی پناہ لیا کرتے تھے جس سے ان کی سرکشی اور بڑھ گئی تھی۔''

جب جنات نے یہ دیکھا کہ انسان ان کی پناہ طلب کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگے، ان میں تکبر پیدا ہوگیا اب وہ انسان کو مزید ڈرانے اور خوف زدہ کرنے لگے۔ یہاں تک کے بہت سے لوگوں نے ان سے پناہ لینی شروع کردی۔

اللہ کی پناہ طلب کرنا

اللہ تعالیٰ نے جنات کی پناہ مانگنے سے منع کیا اور حکم دیا کہ اللہ سبحانہ اور اس کے ''کلمات تام'' کی پناہ طلب کریں۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيطٰنِ نَزْغٌ فَاستَعِذْ بِاللهِ اِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ [الأعراف:۷/۲۰۰]

Islamic Research Centre Rawalpindi

''اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ مانگو بلاشبہ وہ سننے جاننے والا ہے۔''

ارشادِ ربانی ہے: ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ [الفلق: ۱۱۳/ ۱]

''آپ کہیے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔''

نیز فرمایا: ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ [الناس: ۱۱۴/ ۱]

''آپ کہیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے تو یہ دعا پڑھے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شيءٌ حتی یرتحل من منزلہ ذلک . [بخاری]

''اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے میں (اس کی) پناہ حاصل کرتا ہوں (ہر) اس چیز کے شر (برائی) سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ تو اسے کوئی چیز گزند نہ پہنچائے گی تا آنکہ وہ اس مقام سے کوچ کر جائے۔

جو شخص نجات کا طالب، اپنے دین کی حفاظت اور ہر قسم کے شرک سے سلامتی کی رغبت رکھتا ہو اسے سابقہ آیات واحادیث سے یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ مخلوقات میں سے مُردوں، فرشتوں اور جنات وغیرہ سے رشتہ جوڑنا، ان سے دعا کرنا اور پناہ طلب کرنا دورِ جاہلیت کے مشرکوں کے کام ہیں اور یہی باتیں اللہ کے ساتھ بدترین شرک ہیں۔ لہٰذا انہیں چھوڑنا، ان سے بچنا، ایک دوسرے کو یہ کام چھوڑنے کی وصیت کرنا اور جو شخص ایسے کام کرے، اس پر گرفت کرنا واجب ہے اور جو شخص ایسے شرکیہ اعمال کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو اس سے رشتہ کرنا، اس کا ذبیحہ کھانا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ تا آنکہ وہ اللہ سبحانہ کے حضور ان کاموں سے توبہ کا اعلان کرے اور دعا وعبادت کو اللہ کے لئے خالص کرے اور دعا ہی عبادت ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدعا ھو العبادۃ . ''دعا ہی عبادت ہے''

مشرک پر مومن کی فوقیت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴾ [البقرۃ : ۲/ ۲۲۱]

''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو تا آنکہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن لونڈی آزاد مشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں بھلی ہی لگے اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو تا آنکہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن غلام، مشرک آزاد سے بہتر ہے۔ اگرچہ وہ تمہیں بھلا ہی لگے۔ یہ لوگ دوزخ کی دعوت دیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جنت اور اپنے اذن (حکم) سے مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکہ عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا تا آنکہ وہ خالصتاً اللہ کی عبادت کریں اور اس بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کی تصدیق کریں اور اس کے راستہ کی اتباع کریں اسی طرح مسلمان عورتوں سے مشرکوں کی شادی کو بھی

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حرام کر دیا تا آنکہ وہ خالصتاً اللہ کی عبادت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق واتباع کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مومن لونڈی آزاد مشرکہ سے بہتر ہے۔ اگر چہ وہ (مشرکہ) اپنے حسن و جمال اور انداز تکلم سے بھلی معلوم ہو اور مومن غلام، آزاد مشرک سے بہتر ہے۔ اگر چہ وہ (مشرک) اپنے حسن و جمال، انداز تکلم اور فصاحت و بلاغت کی وجہ سے بھلا معلوم ہو پھر اس کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی:

﴿ أُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ﴾ ''وہ جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔'' [البقرة : ٢/ ٢٢١]

یعنی وہ مشرک مرد اور مشرکہ عورتیں ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقوال وافعال اور سیرت واخلاق سے جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہیں ۔جبکہ مومن مرد اور عورتیں اپنے اخلاق، اعمال اور سیرت سے جنت کی طرف بلانے والے ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں قسم کے لوگ برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

منافق اور دعاء مغفرت......؟

اللہ عزوجل نے منافقوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴾

''آئندہ ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ پڑھنا نہ ہی اس کی قبر پر (دعا کے لئے) کھڑے ہونا کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا تھا اور اس حال میں مرے کہ وہ فاسق تھے''۔ [التوبة: ٩/ ٨٤]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی کہ اللہ اور اس کے رسول سے کفر کی بنا پر، منافق اور کافر دونوں برابر ہیں اس لئے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ان میں امانت مفقود ہے، ان کے اور مسلمانوں کے درمیان بڑی دشمنی ہے ان کی نماز ہے نہ ان کی عبادت کیونکہ شرک ایسی چیز ہے جس کی موجودگی کوئی عمل باقی نہیں رہتا۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سے عافیت میں رکھے۔

مشرک کا ذبیحہ

اللہ تعالیٰ نے مردار کی حرمت اور مشرکوں کے ذبیحہ کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴾ [الأنعام: ٦/ ١٢١]

''اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کیوں کہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور گر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔''

اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو مردار اور مشرکوں کا ذبیحہ کھانے سے منع کر دیا۔ کیونکہ وہ نجس ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ مردار کے حکم میں ہوگا اگر چہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ کیونکہ مشرک کا ''بسم اللہ'' کہنا باطل ہے جس کا کوئی اثر نہیں کیونکہ تسمیہ عبادت ہے اور شرک عبادت کو برباد اور باطل بنا دیتا ہے تا آنکہ مشرک اللہ کے حضور توبہ نہ کرے۔

اہل کتاب کا کھانا

اللہ تعالیٰ نے صرف اہل کتاب کے کھانے کو درج ذیل آیت کی رو سے مباح قرار دیا ہے:

﴿ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ﴾ [المائدة: ٥/ ٥]

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کیونکہ اہل کتاب آسمانی کتابوں اور اللہ تعالیٰ کی شریعت پر ایمان رکھتے اور سمجھتے تھے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہیں۔حالانکہ وہ اس معاملہ میں وہ جھوٹے تھے کیونکہ اللہ نے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرما کر ان سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا لیکن اللہ عزوجل نے مشرکوں کے برعکس اہل کتاب کا کھانا اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنا حلال قرار دیا۔مشرک جو آستانوں مُردوں ' نبیوں اور ولیوں وغیرہ کے پجاری ہوتے ہیں ان کے دین کی کوئی اصل ہے نہ ہی اس کے باطل ہونے میں کوئی شبہ۔اس بنا پر مشرکوں کا ذبیحہ حرام قرار دیا گیا جس کا کھانا جائز نہیں۔

جو شخص کسی کو یوں کہے '' تجھے جن لگے' تجھے جن لگے' تجھے جن پکڑے' تجھ پر جن طاری ہو جائے یا اس قسم کے دوسرے اقوال' تو یہ گالی گلوچ کے باب سے ہیں اور گالی گلوچ کے اس قسم کے الفاظ بھی دوسرے الفاظ کی طرح مسلمانوں کے لئے ناجائز ہیں۔تاہم ان سے شرک ثابت نہیں ہوتا ۔اگر قائل یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ جنات اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے بغیر لوگوں میں تصرف کر سکتے ہیں تو وہ اس اعتقاد کی بنا پر کافر ہے۔

مختار کل اور عالم الغیب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک اور ہر چیز پر قادر ہے۔وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے۔کوئی چیز اس کے اذن' مشیت اور سابقہ تقدیر کے بغیر وجود میں نہیں آسکتی جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو اس اصل عظیم کی خبر دے دیں۔فرمایا:

﴿ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾ [الأعراف:۷/۱۸۸]

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں' مگر جو کچھ اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں اکٹھی کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ان لوگوں کو ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان لاتے ہیں۔''

نجومیوں اور کاہنوں کی تصدیق

پیشین گوئی کرنے والوں' شعبدہ بازوں' نجومیوں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کی تصدیق کرنا نہایت قابل گرفت بلکہ کفر ہی کی قسم ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ﴾ [مسلم]

جس شخص نے کسی پیشین گو سے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

معاویہ الحکم السلمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلا تاتو الکهان . ''کاہنوں کے پاس مت آؤ''۔ (مسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اتی کاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمدٍ ﷺ . (مسلم ،أبوداؤد،ترمذی،نسائی ،ابن ماجه)

جو شخص کسی کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا انکار کیا۔''

اور اس معنی کی بہت سی احادیث ہیں۔لہٰذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ کاہنوں' عرافوں اور ہر قسم کی پیشین گوئی کرنے والے لوگوں کے

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پاس جانے اوران سے مختلف چیزوں کے متعلق پوچھنے سے احتراز کریں۔ جنات کا کام ہی غیب کی خبریں بتلانا اور مسلمانوں کا دھوکہ دینا ہے خواہ یہ دھوکہ طب کے نام سے ہو یا کسی اور نام سے۔ پھراس سلسلہ میں یہ بات بھی شامل ہو جاتی ہے کہ بعض لوگ طب کے نام پر غیبی امور کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب وہ کسی مریض کا کوئی کپڑا سونگھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس مریض نے فلاں کام کیا تھا ایسے غیبی امور کا مریض کا کپڑا سونگھنے سے پتہ نہیں چل سکتا نہ ہی اس پر کوئی دلیل ہوتی ہے اس سے ان کا مقصد صرف عوام الناس کو دھوکہ دینا ہوتا ہے تا آنکہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ فلاں شخص طب اور مرض کی اقسام واسباب جاننے کا بہت ماہر ہے اور بسا اوقات ایسے لوگ کوئی دوائی بھی دے دیتے ہیں۔ پھر اگر اللہ کی تقدیر کے مطابق مریض کو شفا ہو جائے تو لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ اس دوائی کا اثر ہے۔ حالانکہ بسا اوقات اس مرض کے اسباب ہی بعض جنات کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ جو اس طب کے مدعی کی خدمت کرتے ہیں اور بعض غیب کی ایسی باتیں اسے بتلا دیتے ہیں جن کی انہیں خبر ہوتی ہے۔ مریض ان باتوں پر اعتماد کر لیتا ہے اور جنات اس بات پر راضی ہوتے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے جو ان کے مناسب ہو۔ وہ مریض کے پاس سے اٹھ جاتے ہیں اور اس فریب سے جو ایذا مریض کو دے رہے تھے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور یہ بات جنات اور ان کے متعلق جو ان سے خدمت لیتے ہیں معروف ہے۔

لہٰذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایسی باتوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچنے کی تاکید کریں۔ صرف اللہ سبحانہ پر اعتماد کریں اور ہر معاملہ میں اسی پر توکل کریں۔ البتہ شرعی قسم کے دم جھاڑ، جائز ادویہ اور ڈاکٹروں سے علاج کرانے میں کوئی حرج نہیں جو حسی اور عقلی اسباب سے مرض کی تشخیص، تحقیق اور علاج کرتے ہیں۔

ہر مرض کا علاج موجود ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما انزل الله داء الا أنزل له شفاء علمه من علمه وجهله من جهله . (بخاری)

''اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا بھی پیدا نہ کی ہو۔ جس نے اس دوا کو جان لیا سو جان لیا اور جس نے نہ جانا سو نہ جانا (یعنی وہ شفا کی دوا کسی کو معلوم ہو سکے یا نہ ہو سکے)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لكل داء دواء فاذا أصيب دواء الداء برىء باذن الله .** (مسلم)

ہر بیماری کی دوا ہے جب وہ دوا اس بیماری کو موافق آجاتی ہے تو مریض اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔''

حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **عباد الله تداروا ولا تداروا بحرام .** (ابوداؤد)

''اے اللہ کے بندو! علاج کیا کرو لیکن حرام چیز سے نہیں''

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں۔ لہٰذا ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمائے۔ ان کے دلوں اور جسموں کو ہر بیماری سے شفاء بخشے، ہدایت پر اکٹھا کرے، ہمیں اور انہیں فتنوں کی گمراہیوں، شیطان اور اس کے دوستوں کی اطاعت سے اپنی پناہ میں رکھے۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اسی اللہ بزرگ و برتر سے ہی ہوتی ہے۔

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وصلى الله وسلم وبارک علیٰ عبده ورسوله نبینا محمد وآله وصحبه.

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Islamic Research Centre Rawalpindi